رشوت معاشرے کی ایک مہلک بیماری

عنایت اللہ صدیقی بی۔اے غواڑی

کسی جائز کام کو جلد کرانے یا ناجائز کام کو کرانے کیلئے کسی محکمہ سے منسلک ذمہ دار آفیسر یا اہلکار کو نقد یا تحفہ تحائف کے طور پر کچھ دینے کو رشوت کہتے ہیں۔

افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے معاشرے میں رشوت اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اسے معیوب ہی نہیں سمجھا جاتا۔بالخصوص حکومتی ملازمین' وکلاء اور منصف صاحبان کے اندر یہ بیماری وبا کی طرح پھیل چکی ہے۔یہاں تک کہ دفتر کے کلرک' پولیس کے سپاہی تک معمولی سے معمولی کام کیلئے رشوت لیتے ہیں بلکہ شہروں میں تو چپڑاسی اپنے صاحب سے ملانے کیلئے بھی رشوت مانگتے ہیں۔

حالانکہ جس طرح سود خوری' زناکاری' اور شراب نوشی حرام ہے اسی طرح رشوت کا لین دین بھی حرام ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون﴾(البقرہ ۱۸۸) ترجمہ:اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھانا اور اسکو حکام تک مت پہنچانا کہ ناحق لوگوں کے مال کا کچھ حصہ جان بوجھ کر کھا جاؤ"۔

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حاکم کو رشوت دینا ہے۔اور بعض دوسرے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ مفہوم ظاہر آیت کے مراد سے قریب تر ہے کہ روپیہ دیکر حکام کی خاطر مدارات مت کرو' نہ انہیں رشوت اس لئے دو کہ وہ غیروں کا حق چھین کر تمہیں دے دیں۔

نیز بہت ساری حدیثوں میں بھی رشوت کی خوب مذمت کی گئی ہے۔رشوت کا لین دین کرنے والے اور ان کے درمیان ایجنٹ کا کردار ادا کرنے والے تینوں پر لعنت وارد ہوئی ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"لعن الله الراشی و المرتشی"(ترمذی ۶۲۲/۳) یعنی رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت ہے۔

دوسری ایک حدیث میں آتا ہے کہ "الراشی و المرتشی کلا هما فی النار "ترجمہ:رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں۔ایک اور حدیث میں رائش یعنی درمیان میں واسطہ بننے والے پر بھی لعنت فرمائی گئی ہے۔

الحاد اور مغرب پرستی کے چسکے نے انسان سے انسانیت کو چھین کر اسے مادہ پرستی اور مفاد پرستی کی قعر مذلت میں لڑھکا دیا ہے اس لئے ہر معاشرے میں رشوت کا بازار گرم ہے۔رشوت سے محل تعمیر کئے جاتے ہیں اور اس کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے﴿هذا من فضل ربی﴾ "یہ سب میرے رب کا فضل ہے"۔حالانکہ فضل الہی تو مال حلال ہوتا ہے۔مال حرام اللہ کی طرف سے بہت خطرناک آزمائش ہے۔

رشوت کالین دین یہودیوں کا شیوہ ہے:

اللہ تبارک وتعالی نے یہود و نصاری کی بد کرداری کی مذمت کے ضمن میں ان کی رشوت خوری کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔﴿سماعون للکذب اکالون للسحت﴾(المائدہ ۴۲)"یہ جھوٹی باتوں کو بہت غور اور شوق سے سننے والے 'خوب رشوت کھانے والے ہیں"۔

﴿یسارعون فی الاثم و العدوان واکلهم السحت﴾(المائدہ ۶۲)"گناہ 'ظلم و زیادتی اور رشوت خوری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں"۔

جھوٹے پروپیگنڈے اور رشوت و حرام خوری یہود و نصاری کے رگ و پے میں اس حد تک سرایت کر گئی تھی کہ ان کے درویش' پیر 'فقیر حتی کہ اہل علم بھی ان برائیوں پر مہر بلب رہتے تھے تاکہ ان کا اپنا بھانڈانہ پھوٹ جائے۔بالفاظ قرآنی

﴿لولا ینها هم الربانیون والاحبار عن قولهم الاثم و اکلهم السحت لبئس ماکانوا یصنعون﴾(المائدہ ۶۳)

امام ابن حجر کہتے ہیں کہ امام طبری نے حضرت عمرؓ 'علیؓ 'ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ سے روایت کی ہے کہ مذکورہ بالا آیات میں "السحت" سے مراد "رشوت" ہے۔

اسلاف اور یہود کے کردار کا موازنہ:

امام مالک نے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو خیبر کے فصلوں اور پھلوں کا اندازہ لگانے کیلئے بھیجا تو یہودیوں نے انکی خدمت میں زیورات کا نذرانہ پیش کیا تاکہ وہ کم اندازہ لگا کر انکو فائدہ پہنچائے۔ تو اس جلیل القدر صحابی نے فرمایا "اے یہودیو! یقیناً تم لوگ میرے نزدیک اللہ کی مخلوقات میں مبغوض ترین ہو۔ لیکن یہ بغض و عداوت بھی مجھے تم پر ظلم کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتی۔ اور جو رشوت تم نے پیش کی ہے وہ حرام ہے اور ہم لوگ حرام خور نہیں "۔(موطابروایت لیثی صفحہ ۳۸۳ بیروت)۔

حرام خوری کا انجام:

ایک مرسل روایت میں نبی کریم ﷺ سے منقول ہے "کل لحم انبته السحت فان النار اولی به" قیل یارسول الله(ﷺ) و ما السحت؟قال "الرشوة فی الحکم"(فتح الباری ۵۳۱/۴) فرمایا "السحت" سے بڑھنے والا ہر گوشت جہنم کے زیادہ لائق ہے"۔ آپ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) "السحت" سے کیا مراد ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" فیصلہ کرنے پر رشوت لینا"۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جس کسی نے حق دار کو حق دلانے کیلئے یا کسی مظلوم سے ظلم رکوانے کیلئے سفارش کی 'اس نے سفارش کرنے والے کو کوئی ہدیہ پیش کیا تو اسے قبول کرنا حرام ہے۔

آپ سے کہا گیا اے ابو عبدالرحمٰن ہم تو صرف فیصلہ کرنے والے کا ہدیہ لینا حرام یعنی رشوت سمجھتے تھے۔
یہ سنکر آپؓ نے فرمایا "رشوت لے کر فیصلے میں غلطی کرنا تو کفر ہے کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے۔﴿ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الكفرون﴾ (المائدہ ۴۲) "جو اللہ پاک کے نازل کردہ احکام اور اصولوں کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو یہی لوگ کافر ہیں"۔ (تفسیر بغوی) امام شوکانی کہتے ہیں کہ قاضی کا رشوت لینا بالاجماع حرام ہے۔ (نیل الاوطار ۳۰۱/۸)

تحائف اور مطلبی ہدیہ:۔

حضرت ذوالزوائدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں یہ بھی ارشاد فرمایا "اذا عاد العطاء رشا فدعوه" (ابوداؤد ۳/۳۶۳) "جب ہدیہ و تحفہ رشوت بننے لگے تو اس وقت تحفہ بھی قبول نہ کیا کرو"۔
حضرت عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں "کانت الهدية في زمن رسول اللهﷺ هدية و اليوم رشوة" (بخاری مع الفتح ۳۶۰/۵ تعلیقا بالجزم) "ہدیہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مخلصانہ ہدیہ ہی ہوتا تھا لیکن آج تو لوگوں کا ہدیہ در حقیقت رشوت ہی ہوتا ہے"۔

بعض مطلب کے پجاری خود رسول اللہ ﷺ کی زبان اقدس پر لعنتی ہونے کے ساتھ ایک دیانت دار افسر اور انصاف پسند جج کو بھی لعنت میں گرفتار کر کے جہنم میں ساتھ لے جانے کے لئے اسے رشوت "تحفہ" کے نام سے پانچوں کے ہاتھ مٹھائی کے حیلے سے پیش کرتے ہیں اور یہ جھانسا دیتے ہیں کہ "یہ ہدیہ میں برضا و رغبت حلال کر کے پیش کرتا ہوں"۔ اور بسا اوقات ابلیس لعین اسے حلال اور جائز باور کراتا ہے حالانکہ جس چیز کو اللہ احکم الحاکمین نے حرام قرار دیا ہو اسے کوئی مخلوق حلال نہیں کر سکتی"۔

(ادارہ مجلۃ التراث)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سنہری باتیں

- ☆ بہترین کلام وہ ہے جس میں الفاظ کم، معانی زیادہ، اور مفہوم واضح ہو۔
- ☆ گناہوں میں مبتلا لوگوں کا دعاؤں سے یقین اٹھ جاتا ہے۔
- ☆ خاموشی غصے کے اظہار کا بہترین طریقہ ہے۔
- ☆ برائی کا بدلہ برائی سے دینا آسان ہے، مگر جوانمردی یہ ہے کہ بدی کا بدلہ نیکی سے دیا جائے۔
- ☆ تکبر علم کا اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔ عقلمند وہ ہے جو ہر کام میں میانہ روی اختیار کرے۔
- ☆ کسی قوم کی اصلی طاقت اس کے پاکیزہ اخلاق، اس کی مضبوط سیرت اور اس کے بلند خیالات ہوتے ہیں۔